خطبۂ جمعہ سلسہ نمبر 18

برائے 31/ اگست 2018

خطبۂ حجتہ الوداع: حقوقِ اِنسانی کا اولین منشور

اَلْیَوْمَ أَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نعمتی وَرَضِیْتُ لَکُمُ الاِسْلَامَ دِیْنًا (المائدہ آیت 3)

برادران اسلام! اس زمین پر اللہ کے دین، اسلام سے بڑی کوئی نعمت نہیں ہے۔ یہ اللہ کا ہم پر بہت بڑا فضل ہے کہ اس نے کسی محنت کے بغیر ہمیں یہ نعمت عطا فرمادی۔ انسان کیلئے سیدھا راستہ وہی ہو سکتا ہے جو اس کے خالق نے اسے بتادیا ہے۔ اس راستہ کو چھوڑ کر جتنے راستے ہیں، وہ سب گمراہ کرنے والے اور انسانی مسائل میں اضافہ کرنے والے ہیں۔

بھائیو! ابھی پچھلے دنوں ہم نے عید قرباں منائی، کروڑوں کی تعداد میں دنیا بھر سے مسلمانوں نے فریضہ حج ادا کیا۔ اور چونکہ احادیث میں یوم عرفہ کی اور اس دن روزہ کی خاص فضیلت بیان کی گئی ہے، اس لئے بہت سے مسلمانوں نے عرفہ کا روزہ بھی رکھا۔ لیکن کیا آپ کو معلوم ہے کہ یوم عرفہ یعنی 9 ذی الحجہ کو اس لحاظ سے بھی اہمیت حاصل ہے کہ اس دن محسن انسانیت، خاتم النبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مشہور تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا تھا جو کسی شک وشبہ کے بغیر حقوق انسانی کے اولین منشور کی حیثیت رکھتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خطبہ میں اسلامی شریعت کی غرض وغائت اور اس کی اصل روح کو بیان کر دیا ہے۔ یہ خطبہ اس قابل ہے کہ ہم اسے بار بار پڑھیں اور آج کی دکھی انسانیت کو اس سے واقف کروائیں۔

برادران اسلام! اہل مغرب کی طرف سے یہ دعویٰ بڑے دھڑلے سے کیا جاتا ہے کہ دنیا کو انسانی حقوق سے متعارف کرنے کا سہرا ان کے سر ہے۔ ان لوگوں کو انسانی حقوق کا تصور برطانیہ کے میگنا کارٹا کے ذریعہ ملا۔ حالانکہ اس سے 600 سال پہلے ہی جب دنیا انسانی حقوق کے مفہوم اور اس کے دائرہ عمل سے بھی نابلد تھی، قرآن مجید میں انسانی حقوق کا جامع وکامل آئین دیا جاچکا تھا جس میں انسانی جان کے تحفظ واحترام ُمساوات

اور عدل وانصاف پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ اور اس کی انتہائی موثر تلقین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجتہ الوداع میں کی ہے۔ اس لحاظ سے ساری دنیا انسانی حقوق کے معاملہ میں اسلام کی خوشہ چین ہے۔

پھر مغرب میں حقوق کی حیثیت مستقل اقدار کی نہیں ہے، ان کا ماخذ قانون حبس بیجا، میگنا کارٹا، فرانس کا منشور حقوق انسانی اور امریکی آئین کی 10 ترمیمات جیسی وہ دستاویزات ہیں جن کی نوعیت علاقائی ہے اور وہ برطانیہ، فرانس اور امریکہ کے مخصوص سیاسی و معاشرتی حالات کی پیداوار ہیں، وہاں انسانی شعور کے ارتقاء کے ساتھ ساتھ بنیادی حقوق کا تصور بھی گہرا ہوتا گیا۔ ان حقوق نے عوام، بادشاہ یا حکمرانوں کے درمیان تقسیم اختیارات کی طویل کشمکش کے دوران سیاسی مفکرین کے پیش کردہ نظریات کے بطن سے ایک ایک کر کے جنم لیا۔ یہ سلسلہ جوں جوں آگے بڑھتا گیا، حقوق کا دائرہ وسیع ہوتا گیا لیکن ان کی حیثیت پسندیدہ اقدار، ایک آرزو اور تمنا کی سی تھی اور چونکہ ان کی پشت پر کوئی قوت نافذہ موجود نہیں تھی، اس لئے ان خوبصورت لفظوں کا زمین پر عملاً کوئی خاص وجود نہ تھا۔ گویا آج جنہیں بنیادی حقوق کہا جارہا ہے وہ کل تک بنیادی حقوق نہیں تھے، جب مملکتوں کے رائج قانون و آئین نے انہیں تسلیم کیا تو یہ حقوق کہلائے۔

مغرب کے تصور حقوق کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بظاہر دنیا کے سارے انسانوں کے لئے بنیادی حقوق کے حامی ہیں اور وہ جن شخصی آزادیوں، جان و مال کے تحفظ، مساوات اور انصاف کی بات کرتے ہیں ان کے طرز عمل سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ ان کے تصور حقوق کے اساس نظریہ قومیت اور نسلی امتیاز پر ہے۔ چنانچہ وہ اپنی قوم یا سفید فام نسل کے لئے جس شدت کے ساتھ بنیادی حقوق کی ضمانت چاہتے ہیں، دیگر اقوام اور دوسری نسلوں کے معاملہ میں ان کی آواز اتنی ہی کمزور ہوتی ہے اور وہ انہیں اپنی طرح مساوی حقوق کا مستحق نہیں سمجھتے۔ چنانچہ 1971ء میں فرانس کے دستور میں جب منشور انسانی حقوق کو شامل کیا گیا تو اس میں باقاعدہ اس کی صراحت کر دی گئی کہ وہ کالونیاں جو ایشیا، افریقہ اور امریکہ میں فرانسیسی مقبوضات ہیں، سلطنت فرانس ہی کا ایک حصہ ہیں لیکن ان پر اس آئین کا اطلاق نہیں ہو گا۔

برطانیہ کا حال بھی اس سے کچھ مختلف نہیں ہے۔ اس کے غیر تحریری دستور میں برطانوی شہریوں کو جو حقوق دئے گئے ہیں ویسے ہی حقوق نو آبادیات میں رہنے والوں کے لئے مقرر نہیں کئے گئے۔

اپنی قوم کے مقابلہ میں دیگر اقوام اور دوسری نسل کے لوگوں کو مساویانہ بنیادی حقوق سے مستثنیٰ رکھنے کے معاملہ میں موجودہ سوپر پاور امریکہ کا ریکارڈ بھی کچھ مختلف نہیں ہے۔ امریکہ میں سیاہ فام لوگوں کو آج تک سفید فام نسل کے مساوی حقوق حاصل نہیں ہوسکے اور ظلم کی انتہا یہ ہے کہ سفید فام نوآبادکاروں نے اس براعظم کے اصل باشندوں یعنی ریڈ انڈینس کی تو نسل ہی ختم کردی۔ اپنی ''نئی دنیا'' بسانے کا خواب سجاکر جس طرح انسانوں کو جانوروں کی طرح پکڑ پکڑ کر غلامی کی زنجیروں میں جکڑا گیا اور جہازوں میں لاد کر امریکہ روانہ کیا گیا وہ انسانی حقوق کی پامالیوں کی بدترین نظیر ہے۔ ان غلاموں کی باقاعدہ خرید وفروخت ہوتی تھی۔ آفریقہ کے جس ساحل سے انہیں جہازوں میں بھر بھر کر بھیجا جاتا تھا، اس کا نام ہی ساحل غلاماں پڑ گیا۔ ان درآمد شدہ غلاموں کی جو نسل باقی رہ گئی ہے وہ آج تک مساوی بنیادی حقوق کو ترس رہی ہے۔ اس نے جب کبھی امریکی دستور کے حوالہ سے انسانی حقوق کی دہائی دی تو اسے سفاکیت کا نشانہ بننا پڑا۔

نسلی امتیاز اور انسانی حقوق کی پامالیوں کا امریکی ریکارڈ صرف اندرون ملک محدود نہیں ہے بلکہ اس کا دائرہ باہر کی دنیا میں کافی دور تک پھیلا ہوا ہے۔ چنانچہ ہیروشیما وناگاساکی سے لے کر کوریا، ویتنام، کمبوڈیا، افغانستان اور مشرق وسطی تک اس کے ہاتھوں انسانی حقوق کی پامالیاں جابجا نظر آتی ہیں جو تاریخ کے ریکارڈ میں محفوظ ہیں۔

اسی طرح کی کیفیت روس کی بھی رہی ہے جہاں پونے دو کروڑ انسان اشتراکیت کا سرخ سویرا طلوع ہوتے ہی اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے حالانکہ اس نے مظلوم انسانوں کو امریکی وبرطانوی سامراج اور استحصال سے نجات دلانے کا وعدہ کیا تھا اور انسانوں کو امن وخوشحالی اور حقیقی آزادی کی مسرتوں سے سرشار کرنے کے خواب دکھائے تھے۔ اس سرخ سویرے کی کرنیں جب کچھ اور پھیلیں اور کمیونزم کو ہنگری، مشرقی جرمنی، پولینڈ، چیکوسلواکیہ، مقبوضہ ترکستان اور جن جن علاقوں میں درآنے کا موقع ملا وہاں کی فضائیں خوں آشام ہو گئیں۔

مغربی ممالک کا المیہ یہ ہے کہ وہ دنیا کے تمام انسانوں کے لئے یکساں حقوق کا دعوی کرتے ہیں مگر وہ عملاً اپنی قوم و نسل کے مقابلہ میں دیگر اقوام اور نسلوں کے درمیان تفریق کرتے ہیں۔ وہ جن حقوق کو اپنے لئے ضروری سمجھتے ہیں اسے دیگر اقوام تک وسعت دینے سے گریز کرتے ہیں۔ وہ نسلی، علاقائی، قومی اور نظریاتی تعصبات سے اس درجہ متاثر ہیں کہ اپنے سوا کسی اور کو ان حقوق سے بہرہ مند دیکھنا نہیں چاہتے۔ اس کے برخلاف اسلام رنگ ونسل،

زبان اور وطن ' ہر طرح کے امتیاز سے قطع نظر انسانی حقوق کی نہ صرف ضمانت دیتا ہے بلکہ تاکید کرتا ہے۔
9 ذی الحجہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا وہ انسانی حقوق کی ایک جامع دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفہ کو تشریف لائے اور آپ نے وہاں قیام فرمایا۔ جب سورج ڈھلنے لگا تو آپ نے اپنی اونٹنی قصواء کو لانے کا حکم فرمایا۔ اونٹنی تیار کر کے حاضر کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسپر سوار ہو کر بطن وادی میں تشریف فرما ہوئے اور اپنا وہ خطبہ ارشاد فرمایا جس میں دین کے اہم امور کا احاطہ کیا گیا۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی حمد و ثنا کرتے ہوئے خطبے کی یوں ابتداء فرمائی: خدا کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔ وہ یکتا ہے کوئی اس کا ساجھی نہیں، خدا نے اپنا وعدہ پورا کیا، اس نے اپنے بندے رسول کی مدد فرمائی اور تنہا اسی کی ذات نے باطل کی ساری مجتمع قوتوں کو زیر کیا۔
لوگو! میری بات سنو، میں نہیں سمجھتا کہ آئندہ کبھی ہم اس طرح کسی مجلس میں یکجا ہو سکیں گے اور غالباً اس سال کے بعد حج نہ کر سکوں گا۔
لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "انسانو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا ہے کہ تم الگ الگ پہچانے جاسکو۔ تم میں زیادہ عزت و کرامت والا خدا کی نظر میں وہی ہے جو خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہے"۔ چنانچہ اس آیت کی روشنی میں نہ کسی عرب کو عجمی پر فوقیت حاصل ہے نہ کسی عجمی کو کسی عرب پر۔ نہ کالا گورے سے افضل ہے نہ گورا کالے سے۔ ہاں بزرگی اور فضیلت کا کوئی معیار ہے تو وہ تقویٰ ہے۔ انسان سارے ہی آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام کی حقیقت اس کے سوا کیا ہے کہ وہ مٹی سے بنائے گئے ہیں۔ بس بیت اللہ کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمات علی حالہ باقی رہیں گی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قریش کے لوگو! ایسا نہ ہو کہ خدا کے حضور تم اس طرح آؤ کہ تمہاری گردنوں پر تو دنیا کا بوجھ لدا ہوا ہو اور دوسرے لوگ سامان آخرت لے کر پہنچیں، اگر ایسا ہوا تو میں خدا کے سامنے تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا"۔
قریش کے لوگو! خدا نے تمہاری جھوٹی نخوست کو ختم کر ڈالا اور باپ دادا کے کارناموں پر تمہارے فخر و مباہات کی کوئی گنجائش نہیں۔

لوگو! تمہارے خون و مال اور عزتیں ایک دوسرے پر قطعاَ حرام کر دی گئی ہمیشہ کے لئے۔ ان چیزوں کی اہمیت ایسی ہی ہے جیسے تمہارے اس دن کی اور اس ماہ مبارک (ذی الحجہ) کی خاص کر اس شہر میں ہے تم۔ تم سب خدا کے آگے جاؤ گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس فرمائے گا۔ دیکھو کہیں میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس ہی میں کشت و خون کرنے لگو۔ اگر کسی کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ اس بات کا پابند ہے کہ امانت رکھوانے والے کو امانت پہنچادے۔

لوگو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اپنے غلاموں کا خیال رکھو، انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو، ایسا ہی پہناؤ جیسا تم پہنتے ہو۔ دور جاہلیت کا سب کچھ میں نے اپنے پیروں سے روند دیا۔ زمانہ جاہلیت کے خون کے سارے انتقام اب کالعدم ہیں۔ پہلا انتقام جسے میں کالعدم قرار دیتا ہوں میرے اپنے خاندان کا ہے۔ ربیعۃ بن الحارث کے دودھ پیتے بیٹے کا خون جسے بنو ہذیل نے مار ڈالا تھا، اب میں معاف کرتا ہوں۔ دور جاہلیت کا سود اب کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ پہلا سود جسے میں چھوڑتا ہوں، عباس بن عبد المطلب کے خاندان کا سود ہے، اب یہ ختم ہو گیا۔

لوگو! خدا نے ہر حق دار کو اس کا حق خود دے دیا اب کوئی کسی وارث کے حق کے لئے وصیت نہ کرے۔ بچہ اسی کی طرف منصوب کیا جائے گا جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا۔ جس پر حرام کاری ثابت ہو اس کی سزا پتھر ہے۔ حساب وکتاب خدا کے ہاں ہو گا۔ جو کوئی اپنا نسب بدلے گا یا کوئی غلام اپنے آقا کے مقابلے میں کسی اور کو اپنا آقا ظاہر کرے گا، اس پر خدا کی لعنت ہے۔ قرض قابل ادائی ہے۔ عاریتاَ لی ہوئی چیز واپس کرنی چاہئے تحفے کا بدلہ دینا چاہئیے اور جو کوئی کسی کا ضامن بنے وہ تاوان ادا کرے۔ کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ لے، سوائے اس کے جس پر اس کا بھائی راضی ہو اور خوشی خوشی دے، خود پر اور ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرو۔

عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کا مال اس کی بغیر اجازت کسی کو دے۔

دیکھو! تمہارے اوپر تمہاری عورتوں کے کچھ حقوق واجب ہیں۔ عورتوں پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ اپنے پاس کسی ایسے شخص کو نہ بلائیں جسے تم ناپسند کرتے اور وہ کوئی خیانت نہ کریں، کوئی کام کھلی بے حیائی کا نہ کریں اور اگر وہ ایسا کریں تو خدا کی جانب سے اس کی اجازت ہے کہ تم انہیں معمولی جسمانی سزا دو اور وہ باز آجائیں تو انہیں اچھی طرح کھلاؤ پلاؤ۔

عورتوں سے بہتر سلوک کرو، کیونکہ وہ تمہاری پابند ہیں اور خود اپنے لیئے وہ کچھ نہیں کر سکتیں۔ چنانچہ ان کے بارے میں خدا کا لحاظ رکھو کہ تم نے انہیں خدا کے نام پر حاصل کیا اور اسی کے نام پر وہ تمہارے لئے حلال ہوئیں۔

لوگو! میری بات سمجھ لو، میں نے تبلیغ حق ادا کر دیا۔ میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ تم کبھی گمراہ نہ ہو سو گے اگر اس پر قائم رہے، اور وہ خدا کی کتاب ہے۔ اور ہاں دیکھو دینی معاملات میں غلو سے بچنا کہ تم سے پہلے کے لوگ انہی باتوں کے سبب ہلاک کر دیئے گئے۔

شیطان کو اب اس بات کی کوئی توقع نہیں رہ گئی ہے کہ اب اس کی اس شہر میں عبادت کی جائے گی، لیکن اس کا امکان ہے کہ ایسے معاملات میں جنہیں تم کو اہمیت دیتے ہو اس کی بات مان لی جائے۔ اور وہ اسی پر راضی ہے، اسی لئے تم اس سے اپنے دین کی حفاظت کرنا۔

لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو۔ پانچ وقت کی نماز ادا کرو۔ مہینے بھر کے روزے رکھو۔ اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ دیتے رہو اپنے خدا کے گھر کا حج کرو اور اپنے اہل امر کی اطاعت کرو تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ اب مجرم خود ہی اپنے جرم کا ذمہ دار ہو گا اور اب نہ باپ کے بدلے بیٹا پکڑا جائے گا، نہ بیٹے کا بدلہ باپ سے لیا جائے گا۔ سنو، جو لوگ یہاں موجود ہیں انہیں چاہئیے کہ یہ احکام اور یہ باتیں ان لوگوں کو بتا دیں جو یہاں نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی غیر موجود تم سے زیادہ سمجھنے اور محفوظ رکھنے والا ہو۔

اور لوگو! تم سے میرے بارے میں (خدا کے ہاں) سوال کیا جائے گا۔ بتاؤ تم کیا جواب دو گے گے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ ہم اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امانت، (دین) پہنچا دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق رسالت ادا فرما دیا اور ہماری خیر خواہی فرمائی۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت شہادت آسمان کی جانب اٹھائی اور لوگوں کی جانب اشارہ کرت ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا:

"خدایا گواہ رہنا! خدایا گواہ رہنا! خدایا گواہ رہنا! "۔

برادران اسلام یہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ تاریخی خطبہ جس میں دنیا کے سارے انسانوں کے لئے اہم ترین پیغام ہے۔ اگر اس پر عمل کیا جائے تو ہمارے سارے ہی مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ مسلمانوں پر ذمہ داری ہے کہ وہ اس خطبہ کے اک ایک لفظ پر نہ صرف خود عمل کریں بلکہ دنیا تک اسے پہنچائیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین